ارشاد احمد پنجابی کی وفات

برصغیر کی مختلف زبانوں میں پنجابی زبان خاص اہمیت کی حامل ہے۔ یہ اس خطہ زمین کے بہت بڑے علاقے کی مادری زبان ہے اور متعدد مشاہیر اہل علم نے اس میں بے پناہ کام کیا ہے۔ اس کی شاعری، اس کے لوک گیت، اس کے محاورے، اس کی تشبیہات، اس کی ضرب الامثال اور اس کا ادب اپنا ایک الگ رنگ رکھتے ہیں۔ اگر خالص اسلامی نقطہ نگاہ سے بات کی جائے تو پتا چلے گا کہ اس موضوع سے متعلق بھی اس کا دامن بے حد وسیع ہے۔

اس میں قرآن مجید کا ترجمہ ہوا، اس کی تفسیریں لکھی گئیں، احادیث کی تشریحات ضبط تحریر میں لائی گئیں اور فقہی مسائل پر چھوٹی بڑی بہت سی کتابیں معرض اشاعت میں آئیں۔ علاوہ ازیں مواعظ اور پندو نصائح پر بھی ایک عظیم ذخیرہ اس زبان کی وساطت سے لوگوں کو میسر آیا۔ غرض ہر میدان میں اس کے جوہر نمایاں ہیں اور ہر گوشہ فکر میں اس کا جھنڈا لہرا رہا ہے۔

طویل مدت سے یہ زبان علم و ادب، تصنیف و تالیف اور وعظ و ارشاد کی وسعت پذیر فضاؤں میں اپنا سکہ جمائے ہوئے ہے اور لوگ اس سے استفادہ کر رہے ہیں۔

گذشتہ چند سالوں میں اس کے بعض پہلوؤں پر جن حضرات نے کام کیا، ان میں ارشاد احمد پنجابی کا نام بڑا مشہور ہے۔ وہ ۱۹۴۲ء میں پیدا ہوئے اور ۱۹۶۶ء میں ایم۔اے (فارسی) کا امتحان پاس کیا۔ اس کے بعد پنجابی زبان کی خدمت کو اپنا شعار قرار دے لیا۔ انھوں نے اس کے ادبی، معاشرتی اور تنقیدی پہلوؤں پر بہت کام کیا اور انھیں خوب نکھارا پنجابی نامہ پنجابی لغت، اردو پنجابی لغت، پنجابی اردو لغت، پنجاب کی عورت، پنجاب کا مرد، لوک لوریاں، بھلے شاہ کی سوچ وغیرہ انھوں نے اکیس کتابیں لکھیں۔ وہ پنجابی کے بہت

بڑے خادم تھے اور بڑی محنت، انتہائی لگن اور نہایت خلوص سے یہ خدمت سرانجام دے رہے تھے۔ افسوس ہے ۲۰، ستمبر ۱۹۹۲ء کی صبح کو انھوں نے اچانک وفات پائی اور ہم پنجابی کے ایک اہل قلم سے محروم ہو گئے۔

انا للہ و انا الیہ راجعون

(محمد اسحاق بھٹی)